

خطبہ (۱۰)

شیطان ملے نے اپنے گروہ کو جمع کر لیا ہے اور اپنے سوار و پیادے سمیٹ لئے ہیں۔ میرے ساتھ یقیناً میری بصیرت ہے نہ میں نے خود (جان بوجھ کر) کبھی اپنے کو دھوکا دیا اور نہ مجھے واقعی کبھی دھوکا ہوا۔ خدا کی قسم میں ان کیلئے ایک ایسا حوض چھلا کاں گا جس کا پانی نکالنے والا میں ہوں، انہیں ہمیشہ کیلئے نکلنے یا (نکل کر) پھر واپس آنے کا کوئی امکان ہی نہ ہوگا۔

--☆☆--

(۱۰) وَمِنْ حُكْمَلَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

آلَّا وَ إِنَّ الشَّيْطَنَ قَدْ جَمَعَ حَزْبَهُ
وَ اسْتَجْلَبَ حَيْلَةً وَرَجْلَةً، وَإِنَّ مَعَنِي
لَبَصِيرَتِيْ. مَا لَبَسْتُ عَلَى نَفْسِيْ وَ لَا
لُبَّسَ عَلَيْهِ. وَأَيْمُمُ اللَّهِ! لَا فِرَطَنَ لَهُمْ
حَوْضًا أَنَا مَاتِحَةُ، لَا يَصْدُرُونَ عَنْهُ وَ لَا
يَعُودُونَ إِلَيْهِ.

-----☆☆-----

ملے جب طلحہ وزیر یعنی توڑکر الگ ہو گئے اور حضرت عائشہ کی ہمراہی میں بصرہ کو روانہ ہوئے تو حضرت نے یہ کلمات ارشاد فرمائے جو ایک طویل خطبہ کے اجزاء میں۔

ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے کہ: اس خطبہ میں ”شیطان“ سے مراد شیطان حقیقی بھی لیا جا سکتا ہے اور معاویہ بھی مراد ہو سکتا ہے، یونکہ در پردہ معاویہ ہی طلحہ وزیر سے ساز باز کر کے امیر المؤمنین علیہ السلام سے لڑنے کیلئے آمادہ کر رہا تھا، لیکن شیطان حقیقی مراد لینا موقع محل کے اعتبار سے مناسب اور زیادہ واضح ہے۔

☆☆☆☆☆